مخصوص ایام میں حدود حرم میں داخل ہونے کا حکم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-484

تاریخ اجراء: 16 محرم الحرام 6144ھ / 23 جولائی 2024

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک خاتون عمرہ کے لیے ریاض سے مکہ جا رہی تھی، جب وہ میقات پہنچی، تو اس کے خاص ایام شروع ہو گئے۔ اب اس حالت میں وہ حرم کی حدود میں داخل ہو سکتی ہے؟ اور اب کہ وہ اس حالت میں عمرہ نہیں کر سکے گی، تو کیا اس پر دَم لازم ہو گا یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ماہواری کی حالت میں بھی عورت حدود حرم میں داخل ہو سکتی ہے، مگر جبکہ وہ میقات کے باہر سے آ رہی ہے، تو اسے میقات سے عمرے کے احرام کی نیت کر کے ہی حدود حرم میں داخل ہونا ہو گا، بغیر احرام کی نیت کے حدود حرم میں داخل نہیں ہو سکتی، اگر احرام کی نیت کیے بغیر میقات سے گزر جائے گی، تو اُس پر دم لازم ہو جائے گا، ہاں جب واپس میقات جا کر عمرہ یا حج کے احرام کی نیت اور تلبیہ کہہ لے گی، تو اس پر لازم ہونے والا دم ساقط ہو جائے گا، البتہ جان بوجھ کر میقات سے بغیر احرام گزرنے کی وجہ سے گنہگار ہو گی، جس سے توبہ کرنا ضروری ہو گا۔ نیز جب میقات سے عمرے کی نیت کے ساتھ حدود حرم میں داخل ہو جائے گی، تو اُسے بہر حال عمرہ ہی ادا کرنا ہو گا، دم دینا کافی نہیں ہو گا، بغیر عمرہ کے وہ احرام سے باہر نہیں آ سکے گی، البتہ ماہواری کی حالت میں فی الحال عمرہ نہیں کرے گی، بلکہ عمرے کی ادائیگی کے لیے پاک ہونے کا انتظار کرے گی، جب پاک ہو جائے گی، تو غسل کر کے عمرہ ادا کرے گی۔

حرم مکہ داخل ہونے والے کے لیے میقات سے عمرہ یا حج کے احرام کی نیت واجب ہے، چنانچہ لباب المناسک میں ہے: ”(وحکمھا وجوب الاحرام منھا لاحد النسکین وتحریم تاخیرہ عنھا لمن ارادد خول مکۃ أو الحرم)“ ترجمہ: میقات کا حکم یہ ہے کہ جو شخص مکہ یا حرم میں داخل ہونے کا ارادہ کرے، اس کے لیے عمرہ یا حج میں سے کسی ایک کا احرام میقات سے باندھنا واجب ہے اور (جان بوجھ کر) احرام کو میقات سے مؤخر کرنا، حرام

ہے۔(لباب المناسک،فصل فی مواقی،الصنف الاول،صفحہ88،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

لباب المناسک اور اس کی شرح میں ہے:"(من جاوز وقته غير محرم...فعليه العود) أي فيجب عليه الرجوع (الى وقت) أي الى ميقات من المواقيت (وان لم يعد فعليه دم...فان عاد) أي المتجاوز (سقط) أي الدم (ان لبى منه) أي من الميقات على فرض أنه احرم بعده، والا فلا بد ان ينوي ويلبي ليصير محرما حينئذ"ترجمہ: جو شخص بغیر احرام کی نیت کے میقات سے گزر جائے، تو اس پر کسی بھی میقات پر واپس لوٹنا واجب ہے، اور اگر واپس نہ گیا، تو اس پر دم لازم ہو گا، اور اگر واپس کسی میقات پر چلا گیا اور تلبیہ کہہ لی، تو دم ساقط ہو گیا یعنی جبکہ میقات سے گزرنے کے بعد (حرم میں ہی کسی جگہ) احرام کی نیت کر لی ہو اور اگر احرام کی نیت نہیں کی تو اب ضروری ہے کہ میقات پر جا کر نیت کرے اور تلبیہ کہے تاکہ وہ اُس وقت مُحرم ہو جائے۔(لباب المناسک مع شرحہ،فصل فی مجاوزۃ المیقات بغیر احرام،صفحہ94،95،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

بہار شریعت میں ہے:"میقات کو واپس جا کر احرام باندھ کر آیا، تو دَم ساقط اور مکہ معظمہ میں داخل ہونے سے جو اُس پر حج یا عمرہ واجب ہوا تھا اس کا احرام باندھا اور ادا کیا، تو بری الذّمہ ہو گیا۔"(بہار شریعت، جلد1، حصہ6، صفحہ 1191، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

طوافِ عمرہ کے تمام یا اکثر پھیرے کیے بغیر احرام ختم نہیں ہو گا، اور اس کا کوئی بدل نہیں، جیسا کہ علامہ ابو الحسن علاء الدین علی بن بلبان فارسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ **عمدۃ السالک فی المناسک** میں لکھتے ہیں:"لو ترک اکثر طواف العمرة أو كله، وسعى بين الصفا والمروة ورجع الى اهله فهو محرم أبداً، ولا يجزئ عنه البدل"ترجمہ: اگر کسی نے عمرے کے طواف کے اکثر یا تمام پھیرے ترک کر دیے اور صفا مروہ کی سعی کر لی اور اپنے گھر لوٹ گیا، تو وہ ہمیشہ حالتِ احرام میں رہے گا، اور اس کے بدلے کوئی چیز کافی نہ ہو گی۔(عمدۃ السالک فی المناسک، الباب الرابع عشر فی الجنایات، صفحہ525، دار اللباب)

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم